بسم اللہ الرحمان الرحیم　　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسول الکریم　　　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

پیشگوئی مصلح موعود کا خلاصہ

”قُلْ اِنِّی عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّی وَکَذَّبْتُم بِهٖ مَا عِنْدِیْ مَاتَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ.“(الانعام۔۵۸)
تو کہہ دے کہ میں اپنے ربّ کی طرف سے ایک واضح دلیل پر قائم ہوں اور تم نے اِسکی تکذیب کی ہے جس بات کے متعلق جلدی کرتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے فیصلہ تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے وہ سچائی بیان کرتا ہے اور وہ فیصلہ کرنے میں سب سے اچھا ہے۔

پیاری احمدی بہنو و بھائیو اور دیگر معزز قارئین کرام

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ۔

یادرکھیں کہ غوروفکر کرنا گناہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے کلام میں اس طرف بہت توجہ دِلائی ہے۔اِس کی کافی تفصیل (alghulam.com) پر بھی موجود ہے۔آپ یہاں سے اس موضوع پر استفادہ کر سکتے ہیں۔دنیاوی مصروفیات اور اپنی خانگی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے بعد ہر اِنسان کے پاس وسیع مطالعہ کیلئے کافی وقت نہیں بچتا۔لیکن چونکہ ہمارے دین کی بنیاد قرآن مجید کا آغاز ہی ”اِقرا“ سے ہوا ہے لہٰذا اِس حوالہ سے ہم مسلمانوں کیلئے مطالعہ اور غوروفکر بڑا نیک اور اہم کام ہے۔اگر کوئی احمدی مصروفیات کے باوجود تفصیلی مطالعے کیلئے وقت نکال لیتا ہے تو میں اُسکی ہمت حوصلے اور لگن کی داد دیتا ہوں۔میری اِن سب بھائیوں کیلئے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِنہیں اِن کی اِن کوششوں اور محنتوں کے دنیا اور آخرت میں بہترین اور نیک ثمرات عطا فرمائے اور اِن سے راضی ہوکر اِن پر اپنی دنیاوی اور اُخروی جنتوں کے دروازے کھول دے آمین۔یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ جس طرح اُمت محمدیہ کی آزمائش کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر مہدی اور مسیح کے بارے میں پیشگوئیاں نازل فرمائیں تھیں۔اِس طرح جماعت احمدیہ کی آزمائش کی خاطر اللہ تعالیٰ نے بانئے جماعت حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر پیشگوئی مصلح موعود نازل فرمائی تھی۔لہٰذا جس طرح عالم اِسلام میں ہمارے لیے صراط مستقیم اور رضائے باری تعالیٰ کی خاطر مہدی و مسیح موعود سے متعلق پیشگوئیاں بہت اہمیت رکھتی ہیں، جماعتِ احمدیہ میں ہمارے لیے یہی حال پیشگوئی مصلح موعود کا ہے۔اللہ تعالیٰ نے آئندہ زمانے میں حضورؑ کی جماعت کی آزمائش کیلئے پیشگوئی مصلح موعود آپ پر اِلہام فرمائی تھی۔پیشگوئی مصلح موعود کے ضمن میں جماعت احمدیہ میں کیا کچھ ہوا ہے آپ اِسکی تفصیل میری ویب سائٹ (alghulam.com) پر سے پڑھ سکتے ہیں۔لہٰذا آپ پیشگوئی مصلح موعود کو ایک معمولی اور سطحی معاملہ نہ سمجھنا بلکہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر آپکے سچے ایمان کی کسوٹی یہی اِلہامی پیشگوئی ہے۔اگر آپ حضرت بانئے جماعت کے سچے زکی غلام یعنی مصلح موعود کو پہچاننے اور اُسکے دامن سے وابستہ ہونے میں سرخرو ہوگئے تو یقیناً آپ اِس آزمائش میں کامیاب بھی ہوگئے اور سچے مومن بھی ٹھہرے بصورت دیگر صرف نام کے یا پیدائشی احمدی ہی ہونگے۔اِس نقطہ نظر سے جماعت احمدیہ آج ایک انتہائی اہم اور نازک موڑ پر کھڑی ہے۔اِس ضمن میں خاکسار آپ سب کیلئے (اولاً) دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مدد فرماتے ہوئے اِس اِلہامی پیشگوئی کی حقیقت کو سمجھنا آپ پر آسان کردے تاکہ آپ اِس ابتلاء میں سے کامیابی و کامرانی سے گزر جائیں آمین۔ثانیاً۔اِس غرض کیلئے بطورِ خاص میں اپنے اُن احمدی بہنو بھائیوں اور دیگر معزز قارئین کے آگے جو قلت وقت کا شکار ہیں پیشگوئی مصلح موعود کا خلاصہ پیش کر رہا ہوں۔یہ چند بنیادی باتیں ہیں۔زیادہ تفصیل میں بیشک نہ جائیں۔سچے اور متقی احمدیوں کو چاہیے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلے میں اِن چند بنیادی باتوں پر اپنے گھروں میں خود بھی غوروفکر فرمایا کریں اور اپنے ماحول میں آپس میں بیٹھ کر بھی اِن نکات پر باہمی گفتگو کیا کریں۔اِس سے آپ سب کو بہت فائدہ ہوگا اور پیشگوئی مصلح موعود کے چھپے ہوئے گوشے آپ پر خودبخود عیاں ہونے شروع ہوجائیں گے۔اور یہ سب اِس لیے ضروری ہے تاکہ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلے میں جماعت احمدیہ میں جو فتنہ وفساد کی آگ بھڑکائی گئی ہے اِس کو ہم احسن رنگ میں ٹھنڈا اور ختم کرسکیں۔میرے خیال میں چند صفحات کے مطالعے کیلئے تو ہر احمدی اور ہر قاری با آسانی تھوڑا سا وقت نکال سکتا ہے۔یہ چند بنیادی نکات درجِ ذیل ہیں:۔

(۱)

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے مرزا بشیر الدین محمود احمد کو اپنی کسی تحریر میں کسی بھی جگہ موعود یا مولود مسعود یا مصلح موعود نہیں کہا ہے۔اگر کوئی ایسا سمجھتا اور کہتا ہے تو وہ غلط کہتا ہے۔آپ اُس سے حوالہ مانگیں۔؟

(۲)

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے سب سے پہلے بشیر احمد اول کو مولود مسعود کہا تھا یا دوسرے الفاظ میں اسکے مصلح موعود ہونے کا ایک اشارہ دیا تھا۔لیکن اس لڑکے کو اللہ تعالیٰ نے چھوٹی عمر میں وفات دیدی۔ بعدازاں حضورؑ کے گھر میں یکے بعد دیگرے تین لڑکے (۱) مرزا بشیر الدین محمود احمد (۲) مرزا بشیر احمد (۳) مرزا شریف احمد پیدا ہوئے۔حضورؑ نے ان تینوں لڑکوں کے نام بطور تفاؤل رکھے۔لیکن ان میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی یہ خیال ظاہر نہیں فرمایا کہ یہ لڑکا مولود مسعود یا موعود یا مصلح موعود ہے۔اگر کوئی ایسا سمجھتا اور کہتا ہے کہ حضورؑ نے اِن (مرزا بشیر الدین محمود احمد،مرزا بشیر احمد اور مرزا شریف احمد) میں سے کسی کے متعلق ایسا کہا اور لکھا ہے تو وہ غلط کہتا ہے۔آپ اُس سے حوالہ مانگیں۔؟

(۳)

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے بڑے واضح رنگ میں اپنے چھوٹے اور چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کو مصلح موعود قرار دیا تھا۔وہ اس طرح کہ اُس کو (۱)''تین کو چار کرنیوالا'' فرمایا۔(۲) اور اُسکی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی فرمایا۔(۳) اور اُسے مولود مسعود کہہ کر بھی پکارا تھا۔حوالہ کیلئے دیکھیں مضمون نمبر ۳۰''سبز اشتہار کی روشنی میں پیشگوئی مصلح موعود کا تجزیہ''۔اگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ ان حوالوں کو غلط ثابت کرسکتا ہے تو آپ اُس سے ایسا کرنے کیلئے کہیں۔؟

(۴)

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد جس کو حضورؑ نے بڑے واضح الفاظ میں مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا تھا کو وفات دے کر آگے اُسکے مثیل کی خبر دے کر پیشگوئی مصلح موعود کو مبارک احمد کے مثیل کی طرف منتقل کردیا ہے۔اِس حقیقت کو کوئی بھی نہیں جھٹلا سکتا۔اگر کوئی اس حقیقت کو غلط ثابت کرسکتا ہے تو آپ اُس سے ایسا کرنے کیلئے کہیں۔؟

(۵)

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بقول ''اگر کسی جگہ آپؐ نے اپنے کسی لڑکے کو بڑے واضح رنگ میں مصلح موعود قرار بھی دے دیا ہو تب بھی آپکا فرمانا اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا ایک برابر نہیں ہوسکتا۔ایسی صورت میں پیروی صرف اور صرف کلام اللہ کی کرنی ضروری ہے (آسمانی فیصلہ ۱۸۹۱ء روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۱/ حجۃ اللہ، مطبوعہ ۱۸۹۷ء روحانی خزئن جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)'' کیا کوئی حضورؑ کے اِس فرمان کو جھٹلا سکتا ہے۔؟اگر کوئی جھٹلا سکتا ہے تو وہ اِسے جھٹلا کر دکھائے۔؟ حضورؑ اِس حقیقت کا اظہار اپنے منظوم کلام میں یوں فرماتے ہیں:۔

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو ۔ وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

(۶)

وہ کلام اللہ جو آنحضور ﷺ کے مبارک دل پر نازل ہوا اور وہ جو قیامت تک کیلئے حکم اور فرقان کی حیثیت رکھتا ہے وہ ہمیں خبر دیتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو کسی بچے کی بشارت دیتا ہے تو بشارت کے وقت وہ بچہ موجود نہیں ہوتا بلکہ اس بچے نے بشارت کے بعد پیدا ہونا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض انبیاءؑ کی مثالیں دیں ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُنکے بچوں کی بشارتیں دی تھیں تو اس وقت یہ بچے موجود نہیں تھے بلکہ یہ بچے بشارتوں کے بعد پیدا ہوئے تھے۔مثلاً اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کی بشارتیں دیں اور یہ دونوں بچے بشارت کے وقت موجود نہیں تھے بلکہ بشارت کے بعد پیدا ہوئے۔اِسی طرح حضرت یحییٰؑ اور حضرت مسیح ابن مریمؑ بھی بشارت کے وقت موجود نہیں تھے بلکہ بشارتوں کے بعد پیدا ہوئے۔قرآن مجید سے ثابت ہے کہ جب اِن بچوں کی بشارتیں دی گئیں تھیں تو اِنکے والدین نے تعجب کا اظہار فرمایا تھا کہ یہ بچے ہمارے ہاں کیسے پیدا ہوں گے۔؟لیکن فرشتوں نے جواباً فرمایا تھا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اُسی طرح ہوگا۔اور پھر بشارتوں کے بعد یہ بچے اُنکے گھروں میں پیدا ہوئے۔اور یہ حقیقت اِن آیات کو پڑھنے سے بخوبی کھل جاتی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں رہتا۔(۱) سورہ ہود = آیات۔۷۲ تا ۷۴ (۲) سورہ الحجر = آیات۔۵۴ تا ۵۶ (۳) سورہ صافات = آیات۔۱۰۱ تا ۱۰۳ (۴) سورہ ذاریات = آیات۔۲۹ تا ۳۱ (۵) سورہ ال عمران = آیات ۳۹ تا ۴۱ اور ۴۶ تا ۴۸ (۶) سورہ مریم = آیات ۸ تا ۱۰ اور ۲۰ تا ۲۲۔

اب ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے خوب کھول کر اپنی اِس سنت کی وضاحت فرمادی ہے کہ جب میں اپنے کسی بندے کو کسی بچے کی بشارت دیا کرتا ہوں تو اس وقت وہ بچہ (یعنی مبشر) موجود نہیں ہوتا بلکہ وہ بشارت کے بعد پیدا ہوا کرتا ہے۔اب جب ہم (۱) ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی مفصل الہامی پیشگوئی پر غور و فکر کرتے ہیں تو اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو نہ صرف زکی غلام کی بشارت سے نوازا تھا بلکہ بڑی تفصیل کیساتھ اُس کی علامات اور اُسکے کاموں کا بھی ذکر فرمادیا تھا۔لیکن اِس کے باوجود ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کے بعد بھی اللہ تعالیٰ غلام مسیح الزماں کے متعلق الہامی بشارات انہی علامات کیساتھ جن کا نزول ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں پہلے ہی فرماچکا تھا قریباً آپؑ کی وفات تک

بار بار آپؑ پر دوبارہ نازل فرماتا رہا ہے۔جیسا کہ درج ذیل مبشر الہامات سے ظاہر ہے۔

(۲) ۱۸۹۴ء۔" اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ"۔یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۲۱۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

(۳) ۱۸۹۶ء۔" اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیۡمٍ.مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ."ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔(تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

(۴) ۱۳۔اپریل ۱۸۹۹ء۔" اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَکَ غُلَامًا زَكِيًّا."یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔(تذکرہ صفحہ ۲۷۷ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)

(۵) ۲۶۔دسمبر ۱۹۰۵ء۔" اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّکَ.نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِیْ." ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ہماری طرف سے نافلہ ہے۔(تذکرہ صفحہ ۵۰۰ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹)

(۶) مارچ ۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّکَ."ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔(تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰،۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۷) ۱۹۰۶ء۔" اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ."ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہوگا۔گویا آسمان سے خدا اترے گا۔(تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

(۸) ۱۶۔ستمبر ۱۹۰۷ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِيۡمٍ."ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷ستمبر ۱۹۰۷ صفحہ ۱)

(۹) اکتوبر ۱۹۰۷ء۔"(۵) اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِيۡمٍ (۶) يَنۡزِلُ مَنۡزِلَ الۡمُبَارَکِ. (۷) ساقیا آمدن عید مبارک بادت۔"(تذکرہ ۶۲۲ بحوالہ بدر جلد ۶ نمبر ۴۴ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴) ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہہ ہوگا۔اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(۱۰) ۶،۷۔نومبر ۱۹۰۷ء۔"سَاَهَبُ لَکَ غُلَامًا زَكِيًّا.رَبِّ هَبْ لِیْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً.اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى .اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِيۡلِ.... آمدنِ عید مبارک بادت۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔"(تذکرہ ۶۲۶ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰،۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳) ترجمہ۔میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحيٰ ہے۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔

۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں زکی غلام کے متعلق بشارت تو ہو چکی تھی اور ساتھ ہی اُسکی بعثت کی اغراضِ کثیرہ کا بھی ذکر ہو چکا تھا۔اب اگرچہ اللہ تعالیٰ ضرورت حقہ کے بغیر ایک لفظ بھی الہام نہیں کیا کرتا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی مفصل الہامی پیشگوئی کے بعد چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی شکل میں غلام مسیح الزماں کے متعلق مبشر کلام الٰہی حضورؑ پر بار بار نازل ہوتا رہا ہے۔اب سوال یہ ہے کہ اس مبشر کلام الٰہی کے نزول کی غرض وغایت کیا تھی۔؟غلام مسیح الزماں سے متعلق اس مبشر کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندے اور اُسکی جماعت کو کیا پیغام دے رہا تھا۔؟ جب ہم قرآن مجید کی روشنی میں اس مبشر کلام الٰہی کو دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس مبشر کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ یہ پیغام دے رہا تھا کہ ابھی تک غلام مسیح الزماں پیدا نہیں ہوا ہے۔وہ آخری بشارت کے بعد پیدا ہوگا۔اللہ تعالیٰ اس مبشر کلام الٰہی میں سمجھا رہا تھا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے اپنے کسی نبی یا ولی کو کسی بچے کی بشارت دی ہو جبکہ وہ بچہ اُسکی گود میں یا اُسکے گھر میں کھیلتا پھر رہا ہو۔یہ بات میری سنت کے خلاف ہے۔اور اس طرح نہ صرف حضورؑ کے اپنے سارے لڑکے بشمول مرزا بشیر الدین محمود احمد (جو کہ بطور خاص ۶۔۷نومبر ۱۹۰۷ء تک اٹھارہ سال کا جوان اور شادی شدہ ہو کر ایک بچے کا باپ بھی بن چکا تھا) بلکہ وہ تمام روحانی لڑکے بھی جو آپکی ذریت یعنی جماعت میں ۶۔۷۔نومبر ۱۹۰۷ء سے پہلے پیدا ہو چکے تھے غلام مسیح الزماں کی بشارت کے دائرے سے باہر ہو جاتے ہیں۔لہٰذا موعود مصلح یعنی غلام مسیح الزماں نے قرآن مجید کی روشنی میں اپنی آخری بشارت ۶۔۷۔نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا ہے

اللہ تعالیٰ نے غلام مسیح الزماں سے متعلق اِن مبشر الہامات کی حقیقت اس عاجز پر اسی طرح منکشف فرمائی ہے جس طرح قریباً ایک صدی قبل میرے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات کی حقیقت منکشف فرمائی تھی۔ہوسکتا ہے کسی ذہن میں یہ وسوسہ پیدا ہو کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے غلام مسیح الزماں کے بارے میں اپنی سنت میں نعوذ باللہ کوئی تبدیلی پیدا کر لی ہو۔؟ میں جواباً عرض کرتا ہوں کہ ممکن نہیں اللہ تعالیٰ کی سنت میں کوئی تخلّف ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کا اپنے پاک کلام میں خود وعدہ فرمایا ہے۔اور ایسا سوچنا بھی گناہ ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيۡلًا (سورۃ فتح آیت:۲۴) اللہ کی اس سنت کو یاد رکھو، جو ہمیشہ سے چلی آئی ہے اور تو کبھی بھی اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔اسی طرح ایک اور وسوسہ یہ بھی پیدا ہوسکتا ہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر نازل ہونیوالا کلام الٰہی نعوذ باللہ شاید قرآنی

سنت کے مطابق نہ ہو۔یہ وسوسہ بھی کلیتہً باطل ہے۔آپؑ فرماتے ہیں:۔’’واِنْ کان الامر خلاف ذالک علیٰ فرض المحالِ فنبذنا کله من ایدینا کالمتاع الردّی و مادةِ السعال.‘‘ (روحانی خزائن جلد۵،آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱) اگر میری وحی قرآن کے خلاف ہوتو میں اسے تھوک کی طرح پھینک دوں۔اسی طرح ایک اور جگہ پر آپؑ فرماتے ہیں:۔’’یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک الہام کیلئے وہ سنت اللہ بطور امام اور مہیمن اور پیشرو کے ہے جو قرآن میں وارد ہو چکی ہے اور ممکن نہیں کہ کوئی الہام اس سنت کو توڑ کر ظہور میں آوے کیونکہ اس سے پاک نوشتوں کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔‘‘(انوارالاسلام،مطبوعہ ۱۸۹۵ء۔روحانی خزائن جلد۹ صفحہ ۹۱)

(۷)

اللہ تعالیٰ نے تو حضورؑ کے سارے جسمانی لڑکوں کو ہی اس زکی غلام یا مصلح موعود کی پیشگوئی کے دائرہ سے باہر نکال دیا تھا۔وہ اس طرح کہ (۱) جن دو لڑکوں کے متعلق حضورؑ نے مصلح موعود ہونے کا خیال ظاہر فرمایا تھا۔اللہ تعالیٰ نے ان دونوں لڑکوں کو نو عمری میں ہی وفات دے دی تھی۔(۲) وہ تینوں لڑکے(مرزا بشیر الدین محمود احمد،مرزا بشیر احمد،مرزا شریف احمد) جن کے متعلق حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے مصلح موعود ہونے کا کوئی خیال ظاہر نہیں فرمایا تھا بلکہ صرف ان کے نام بطور تفاؤل رکھے تھے۔وہ تینوں لڑکے زندہ رہے۔(۳) چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کی پیدائش کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کے گھر میں نرینہ اولاد کا سلسلہ منقطع کر دیا تھا لیکن زکی غلام کی بشارت جاری رکھی۔اور اس طرح زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود کی پیشگوئی حضورؑ کی جسمانی اولاد تک محدود نہ رہی بلکہ روحانی ذریت یعنی جماعت کی طرف بھی منتقل ہوگئی۔اِلہامی پیشگوئی میں وجیہہ اور پاک لڑکے کیلئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ وہ حضورؑ کے تخم سے اور آپؑ کا صلبی لڑکا ہوگا لیکن زکی غلام یعنی مصلح موعود کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضورؑ سے کوئی ایسا وعدہ نہیں فرمایا ہے۔اگر جماعت احمدیہ اس حقیقت کو جھٹلا سکتی ہے تو وہ اسے جھٹلا کر دکھائے اور ہر احمدی کو چاہیے کہ وہ جماعت سے اس کا ثبوت مانگے۔؟

(۸)

اب زکی غلام یعنی مصلح موعود سے متعلق آخری مبشر الہام جو ۶،۷ نومبر ۱۹۰۷ء کو نازل ہوا تھا سے پہلے پیدا ہونیوالا کوئی بھی شخص خواہ وہ حضورؑ کا کوئی جسمانی لڑکا ہو یا کوئی اور روحانی ذریت میں سے وجود ہو وہ پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق نہیں بن سکتا۔اگر جماعت احمدیہ میں ایسا کوئی شخص مدعی مصلح موعود ہے تو وہ قطعی طور پر جھوٹا ہے۔کیا کوئی میرے درج ذیل تین سوالات کے جوابات دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

(۱) حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی نرینہ اولاد(بشیر الدین محمود احمد،بشیر احمد اور شریف احمد) پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ میں نہیں آتی اور اس طرح خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر جھوٹا ہے۔

(۲) قرآن اور حضورؑ کے الہامات کی روشنی میں غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود کیلئے حضورؑ کی صُلب میں سے پیدا ہونے کی کوئی شرط نہیں۔

(۳) اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر نظریہ’’نیکی خدا ہے‘‘ سے آگے نظری طور پر بڑھنا ممکن نہیں اور یہی اِلٰہی نظریہ پیشگوئی مصلح موعود کا اِلہامی،علمی اور قطعی ثبوت ہے۔

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال ۔ دل میں آتا ہے مرے سَو سَو اُبال

آنکھ تر ہے دِل میں میرے درد ہے۔ کیوں دِلوں پر اِس قدر یہ گرد ہے

بدگماں کیوں ہو خُدا کچھ یاد ہے۔ اِفتراء کی کب تلک بنیاد ہے

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔جرمنی

مورخہ ۲۲۔مئی ۲۰۰۹ء

☆☆☆☆☆